حکومت جمّوں وکشمیر

جمّوں وکشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عِزت مآب گورنر

جناب این این وہرہ

کا

خِطاب

سوموار مورخہ 28 فروری 2011ء

آنریبل چیئرمین قانون ساز کونسل، آنریبل سپیکر قانون ساز اسمبلی اور قانون سازیہ کے معزز ممبران !

مجھے اِنتہائی مسرّت ہے کہ میں ریاستی قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرر ہا ہوں تا کہ میں ریاست جموں وکشمیر کو امن و آشتی، تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے دور سے ہمکنار کرانے کے لئے اپنی حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی اپنی آئینی ذمہ داری کو احسن طریقے سے پورا کرسکوں۔

2 - میری حکومت نے اس سال جنوری میں اپنے اقتدار کے دو سال مکمل کئے ہیں۔اِس عرصے کے دوران ترقی کے محاذ پر ہوئی پیش رفت اس سے کہیں زیادہ ہوتی اگر گذشتہ دو موسمِ گرما افراتفری کی نذر نہ ہوئے ہوتے۔ریاست میں امن و امان برقرار رکھنا ہم سب کا اہم فرض ہے۔

3 - میری حکومت اُن خواہشات اور اُمیدوں کو پورا کرنے کے لئے وعدہ بند ہے جن کا برملا اظہار یہاں کے عوام نے سال 2008ء کے انتخابات میں وسیع پیمانے پر حصہ لے کر کیا ہے۔ ریاست کے عوام نے بار بار اپنے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ مشکل سے مشکل صورتحال سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر میں جمہوری نظام کی کامیابی بجائے خود لوگوں کی دلیری اور جمہوری اقدار میں یقین واثق کے لئے خراجِ تحسین ہے جنہیں 1990ء کے بعد مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

4 - میری حکومت نے ریاست کی ترقی اور فعال حکمرانی کی نسبت جن امور کو ترجیح دی ہے اُن سے مثبت نتائج برآمد ہونا شروع ہوئے ہیں۔ میں جناب وزیر اعلیٰ اور اُن کے رفقاء کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے چند ماہ قبل پائی جانے والی مخدوش صورت حال میں اُمیدوں کے چراغ روشن کئے۔ میں ریاست میں معمول کے حالات بحال کرنے کے لئے عوام اور اُن کے منتخب نمائندوں، ریاستی اِنتظامیہ اور سلامتی افواج کا شکر گذار ہوں جنہوں نے مشکل حالات میں اپنے فرائض انجام دیئے۔

5 - ریاست کی اندرونی سلامتی کی صورت حال میں گذشتہ چند برسوں کے دوران بتدریج بہتری واقع ہوئی ہے تاہم دہشت گردانہ سرگرمیوں کا جاری رہنا اور انتہا پسندانہ سوچ ہمارے لئے اِنتہائی تشویش کا باعث ہے۔اس دہشت گردانہ نیٹ ورک کی سرگرمیوں سے اِنسانی جانیں تلف ہوتی رہیں اور معاشی اعتبار سے بھی کافی نقصان اُٹھانا پڑااوراس کے علاوہ ماضی میں تعمیر وترقی کے پورے عمل کو سنگین دھچکا لگا۔میری حکومت ریاست میں نارملسی بحال کرنے کے لئے تمام ضروری اقدام کرے گی کیونکہ معمول کے حالات تعمیر وترقی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

6 - یہ میرا راسخ عقیدہ ہے کہ ایجی ٹیشن اور مقابلہ آرائی مسائل کا حل نہیں ہے بلکہ افہام وتفہیم اور مذاکرات کسی بھی حل طلب معاملہ کو سلجھانے کے لئے ہمیشہ بہترین ذریعہ رہے ہیں۔میری حکومت مذاکراتی عمل کی اہمیت پر زور دیتی رہی ہے اوراس ضمن میں حکومت ہند کی طرف سے حالیہ پہل کا خیر مقدم کرتی ہے۔مذکرات کاروں کی تقرری اور جموں اور لداخ کے دو خطوں کے لئے

ٹاسک فورس کے قیام کا بھی میری حکومت خیر مقدم کرتی ہے۔مرکزی سرکار کا آٹھ نکاتی فارمولا کشمیر کے اندرونی مسائل کے حل کی طرف ایک مثبت قدم ہے۔میں اس موقعے پر ریاست کے ہر مکتبۂ فکر سے وابستہ لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تمام حل طلب اختلافات کو دُور کرنے کے لئے موجودہ مذاکرات میں بامعنی شرکت کے لئے اس تاریخی موقعے کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

7 - 1947ء سے پاکستان پُرامن اور دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کے لئے بھارت کی کوششوں سے ہمیشہ منہ موڑتا رہا ہے۔حالانکہ بھارت اپنے تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کا خواہاں ہے۔گذشتہ دہائیوں کے دوران پاکستان کا رویہ ریاست جموں وکشمیر کے عوام کے لئے سنگین مشکلات کا باعث بنا ہے۔بالخصوص سرحدی علاقوں میں رہنے والوں کی زندگی اجیرن بن کر رہ گئی ہے۔میری حکومت پاکستان کے ساتھ مذاکراتی عمل کو پھر سے شروع کرنے کے لئے حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

8 - وزیراعظم کی سرپرستی میں ہوئی گول میز کانفرنسوں میں وسیع بحث و تمحیص کے بعد پانچ ورکنگ گروپ تشکیل دیئے گئے تاکہ وہ جموں و کشمیر سے متعلق معاملات کا جائزہ لیں۔ میری حکومت مرکزی سرکار پر زور دیتی ہے کہ ان ورکنگ گروپوں کی سفارشات کو روبہ عمل لانے میں سرعت لائے کیونکہ یہ مضبوط اور خوشحال جموں وکشمیر تعمیر کرنے اور مرکز وریاست کے رشتوں کو مزید مستحکم بنانے میں موثر ثابت ہوگا۔

9 - گذشتہ دو برس کے دوران سیکورٹی فورسز کی طرف سے ملی ٹینٹوں پر مسلسل دباؤ کے نتیجے میں ریاست کی سلامتی صورتحال میں نمایاں بہتری واقع ہوئی ہے۔ میری حکومت حفاظتی عملہ اور اُن کے افسران کی سراہنا کرتی ہے جو انتہائی مشکل حالات میں اپنے فرائض بہادری سے انجام دیتے رہے ہیں۔

10 - اِنسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے میری حکومت Zero-Tolerance کے لئے وعدہ بند ہے۔ اِس ضمن میں حفاظتی عملہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ ریاست کے کسی بھی حصے میں دہشت گردانہ مخالف کاروائیاں عمل میں لاتے وقت وہ

Standing Operating Proceduresپر سختی سے کاربند رہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ حفاظتی عملہ اور ریاستی پولیس کی ازسرنو شیرازہ بندی کی جارہی ہے تاکہ سنگبازی کے ذریعے ایجی ٹیشن اور پُر ہجوم تشدد سے زیادہ طاقت کا استعمال کئے بغیر نپٹا جاسکے۔

11- سال 2010ء کے دوران ریاست میں موسمِ گرما کا ایک طویل عرصہ غیر یقینی حالات کی نذر ہوگیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ معصوم جانیں تلف ہوگئیں، بڑے پیمانے پر اقتصادی تباہی ہوئی اور تعلیمی میدان میں ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اِس موقعے پر میں اُن کنبوں کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جنہوں نے اپنے عزیز واقارب کھودیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سماج کے تمام طبقوں پر زور دیتا ہوں کہ وہ اس شورش کے پس پردہ محرکات پر سنجیدگی سے غور کریں۔ ہمارے اختلافات کچھ بھی ہوں مگر طالب علم طبقہ کے تعلیمی کیریر کو تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا ہے۔ صرف ذاتی مفادات کے لئے جوانوں کے مستقبل کو برباد کرنے اور بار بار نارملسی بگاڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔

12- میں دِل کی عمیق گہرائیوں سے اُن تمام کنبوں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جو گذشتہ موسم گرما کے دوران لداخ خطہ میں سیلاب کے ریلے میں لقمہ اجل ہوگئے۔ ریاستی حکومت نے متاثرہ آبادی، جن میں غیر ملکی بھی شامل تھے، کو محفوظ مقامات پر پہنچانے اور راحت دینے کے لئے فوری اقدامات کئے نیز نقصان شدہ بنیادی ڈھانچہ بالخصوص ٹیلی کام نٹ ورک کو بحال کرنے کے لئے بھی اقدام شروع کئے۔ جناب وزیراعظم نے لیہہ اور ملحقہ علاقوں کا دورہ کرکے متاثرہ لوگوں کی بازآبادکاری کے لئے PMNRF کے تحت 125 کروڑ روپے کے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ عزت مآب صدر ہند نے بھی لیہہ جاکر جاری ریلیف کام کا بذاتِ خود جائزہ لیا۔ مجھے خوشی ہے کہ ریاستی حکومت نے مستقبل میں ناگہانی آفات سے نپٹنے کے لئے State Disaster Management Policy مرتب کرنے کے لئے ماہرین کا ایک گروپ قائم کیا ہے۔

13- کشمیری مائیگرنٹوں کی مشکلات کو کم کرنے اور مسائل کو حل کرنے کی طرف میری حکومت ترجیحی بنیادوں پر توجہ دے رہی ہے۔ ہم مرکز کی

فراخدلانہ امداد کے لئے شکر گذار ہیں جس کے طفیل کشمیری پنڈتوں کو روزگار مہیا کرنے اور اُن کی واپسی کو یقینی بنانے کے اقدامات کو تقویت ملی پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر سے اُکھڑے ہوئے کنبوں کو درپیش مسائل حل کرنے کے لئے بھی اقدام کئے جارہے ہیں۔ حکومت، جموں خطہ میں رہائش پذیر دیگر رفوجیوں اور مائیگرنٹوں کے تاہنوز حل طلب مسائل کو بھی حل کرنے کی وعدہ بند ہے۔

14 - حکومت نے وادی میں دہشت گردی رونما ہونے کے بعد پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر چلے گئے اُن نوجوانوں کی واپسی کے لئے گذشتہ سال بازآبادکاری پالیسی منظور کی جو واپسی کے خواہاں ہوں۔حکومت ایسے نوجوانوں کو پُرامن زندگی بسر کرنے، قومی دھارے میں شامل ہونے اور ریاست جموں و کشمیر اور ملک کی خوشحالی و تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنے کے لئے مدد کرے گی۔

15 - حکومت اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ فعال جمہوریت کے قیام کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ عوام کو بنیادی سطح پر فیصلہ لینے کے عمل میں شرکت کا اختیار دیا جائے۔ میری حکومت ریاست میں

پنچایتی راج کے قیام اور اختیارات و ذمہ داریاں دیہی و شہری بلدیاتی اداروں کو تفویض کرنے کی وعدہ بند ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عوام باصلاحیت اور دیانتدار مرد و خواتین نمائندوں کو منتخب کریں گے اور اِن انتخابات میں اُسی جوش و جذبہ کا مظاہرہ کریں گے جس کا اظہار انہوں نے 2008ء کے انتخابات میں کیا تھا۔

16 - میری حکومت نے 11-2010ء کے لئے 6000 کروڑ روپے کا اب تک کا سب سے بڑا منصوبہ حاصل کیا ہے اور اس کے علاوہ 1200 کروڑ روپے وزیراعظم تعمیر نو منصوبہ کے تحت ریاست کو حاصل ہوئے۔ حکومت نے 11-2010ء کے سالانہ منصوبہ میں مرکز کے زیر کفالت مختلف سکیموں کے لئے 800 کروڑ روپے کی اب تک کی سب سے زیادہ رقم مختص کی ہے جس کے طفیل حکومت مرکز کے زیر کفالت سکیموں اور مختلف Flagship پروگراموں کے تحت 2000 کروڑ روپے سے زیادہ رقم حاصل کرنے کے قابل ہوئی۔ اس طرح ہم رواں مالی سال کے دوران 10000 کروڑ روپے تک کی رقم ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کرپائیں گے۔ تیرہویں مالیاتی کمیشن کی طرف سے ریاست کو 15-2010 کے

لئے 40557 کروڑ روپے کا مالی ایوارڈ منظور کیا گیا ہے جو بارہویں مالیاتی کمیشن کے مالی ایوارڈ کے مقابلے میں 94 فیصد زیادہ ہے۔

17- حکومت ریاست کے تینوں خطوں اور ذیلی خطوں کی منصفانہ ترقی کو یقینی بنانے کی وعدہ بند ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میری حکومت نے بجلی، سڑک، پانی، صحت، تعلیم اور روزگار کو ترجیحی شعبوں کے طور پر منتخب کیا ہے۔ حکومت ریاست کی درجِ فہرست ذاتوں، درجِ فہرست قبائل، گوجروں، بکروالوں، پہاڑی بولنے والوں اور دیگر پسماندہ طبقوں و دُور افتادہ علاقوں کی فلاح سے متعلق پالیسیوں اور پروگراموں پر بدستور اپنی توجہ مرکوز رکھے گی۔

18 - فعال حکمرانی کو بڑھاوا دینے، صاف و شفاف و بدعنوانیوں سے مبرا ایک جوابدہ اور عوام دوست اِنتظامیہ فراہم کرنے کے لئے میری حکومت نے کثیر رُخی حکمت عملی وضع کی ہے جس میں ادارہ جاتی اور قانونی نظام قائم کرنا، جدید ٹیکنالوجی بروئے کار لانا، مختلف قوانین روبہ عمل لانا اور رشوت ستانی کے امکانات کا قلع قمع کرنا شامل ہیں۔ انسدادِ رشوت ستانی ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے تاکہ اس کو زیادہ

سے زیادہ موثر بنایا جاسکے۔ جموں وکشمیر بے نامی لین دین (ممانعتی) ایکٹ 2010 وضع کیا گیا ہے تاکہ سرکاری ملازمین کو ناجائز طریقوں سے کمائی گئی دولت بے نامی لین دین میں لگانے سے باز رکھا جاسکے۔

19 - حکومت نے ریاست کے لئے پہلے چیف اِنفارمیشن کمشنر کا انتخاب اور تقرری عمل میں لائی ہے اور توقع ہے کہ وہ عنقریب اپنا عہدہ سنبھالیں گے۔ ایک ریاستی ویجی لینس کمیشن بھی قائم کیا جارہا ہے۔ ریاستی احتساب کمیشن کے رول کی ازسرنو وضاحت کی جارہی ہے تاکہ یہ بدعنوانیوں پر قدغن لگانے میں ایک موثر کردار ادا کرسکے۔

20- عوامی شکایات کے فوری ازالہ کے لئے وزیراعلیٰ کے سکرٹریٹ کے علاوہ دیگر دفاتر میں بھی e-GovernanceCells قائم کی گئی ہیں۔ ترقیاتی پروجیکٹوں کی عمل آوری پرنگرانی رکھنے کے لئے وزیراعلیٰ کے سکریٹریٹ میں ایک Monitoring Cell

بھی پوری سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔اس کے علاوہ حکومتی خدمات کو صاف و شفاف اور موثر طریقہ سے انجام دینے میں اور بہتری لانے کے لئے کئی دیگر اقدام شروع کئے گئے ہیں ان میں جموں وکشمیر e-Governance ایجنسی، خدمت سنٹرس کا قیام، National e-Governance پلان کی عمل آوری ، دیگر اہم بنیادی ڈھانچوں کی تعمیر، جیسے ریاستی سطح پر علاقائی نیٹ ورک ، سٹیٹ ڈاٹا سنٹر اور سٹیٹ ڈیلوری گیٹ وے شامل ہیں۔امید کی جاتی ہے کہ یہ اقدامات e-Governance مشن کو روبہ عمل لانے میں سنگ میل ثابت ہونگے جو بالآخر ریاست میں فعال حکمرانی پر منتج ہونگے۔

21 - بے روزگاری کا مسئلہ ایک عالم گیر مسئلہ ہے ہماری ریاست بھی اِس صورتحال سے دوچار ہے۔تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کی تعداد دسمبر 2010ء تک درج رجسٹر اعداد وشمار کے مطابق 5.96 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔میری حکومت نے بیروزگاری کے مسئلہ سے نمٹنے کے لئے مختلف اقدامات شروع کئے ہیں۔اس ضمن میں سرکاری

محکموں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے متعلقہ اداروں کو متحرک کیا گیا ہے۔گذشتہ دو برسوں کے دوران جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن ،سروس سلیکشن بورڈ اور پولیس ریکروٹمنٹ بورڈ کے ذریعے 26866 بے روزگار نوجوانوں کو منتخب کیا گیا ہے۔اِس کے علاوہ حکومت نے 43000 اشخاص کو کیجول بنیادوں پر مخصوص شعبوں میں روزگار فراہم کرنے کی منظوری دی ہے۔ 8000 نوجوانوں کو نیشنل یوتھ کارپس (NYC) کے تحت ریاست کے تمام اضلاع میں مختلف قومی تعمیراتی کاموں کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔مزید برآں نوجوانوں کے روزگار کے لئے شیر کشمیر ایمپلائمنٹ اینڈ ویلفیئر پروگرام (SKEWPY) بھی شروع کیا گیا ہے جس میں بے روزگار نوجوانوں کے لئے خودروزگار کے لئے امداد اور والینٹری سروس الاؤنس (VSA) شامل ہے۔

22 - ملک میں دستیاب بھاری افرادی قوت منافع بخش طریقہ سے بروئے کار لانے کے لئے وزیراعظم نے ایک سکل ڈیولپمنٹ مشن کا اعلان کیا ہے۔قومی اہداف کے عین مطابق 2022 تک ہماری

ریاست میں 40لاکھ لوگوں کو فنی تربیت دیئے جانے کا نشانہ ہے۔ریاست میں 18 نئے پالی ٹیکنک قائم کئے جا رہے ہیں جو مختلف ہنروں کو فروغ دینے کے لئے ہماری کوششوں کو جلا بخشیں گے۔وزیراعظم کی جانب سے اعلان کردہ پروگرام یعنی Skill Development of Youth of the State of Jammu and Kashmir (SDYJK) کے تحت 1200 سے زیادہ نوجوانوں نے بیرون ریاست تربیت حاصل کی ہے اور مختلف اداروں میں 2000 نوجوانواں کو مقامی طور پر تربیت دی جارہی ہے۔

-23 میری حکومت شعبۂ زراعت کے فروغ کو اولین ترجیح دیتی ہے کیونکہ شعبۂ زراعت ریاست کی معشیت میں بنیادی ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ایک نئی زرعی پالیسی پرغور ہورہا ہے جس سے زیادہ آمدن بخش فصلوں اور متعلقہ سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور اس طرح ہماری آمدن میں اضافہ ہوگا۔اِن مقاصد کی عمل آوری کے لئے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو زرعی زمین کو غیر زراعتی مقاصد کے

لئے استعمال کرنے کے رجحان کو روکنے کے لئے مناسب قانون کی سفارش کرے گی۔ایک State Land Use Board بھی تشکیل دیا گیا ہے جو ریاست میں زمین کے استعمال سے متعلق پالیسی وضع کرے گا۔کسانوں اور کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے ایک کسان ڈیولپمنٹ بورڈ بھی قائم کیا گیا ہے۔

24 - اِسی دوران راشٹریہ کرِشی وکاس یوجنا کے تحت شعبۂ زراعت کی سرمایہ کاری میں قابل قدر اضافہ کیا گیا ہے۔جموں وکشمیر میں زعفران کی کاشت میں نئی روح پھونکنے کے لئے ایک اہم منصوبہ مرتب کیا گیا ہے جس کے مطابق سال 2010-11ء سے 2014-15 کے دوران 372.18 کروڑ روپے کے سرمایہ سے ایک منصوبہ عملایا جارہا ہے۔شعبۂ باغبانی میں مزید رقبہ کو میوہ کی کاشت کے تحت لایا جا رہا ہے"ایلویرا"(Aloevera) جڑی بوٹیوں کی پیداوار کی جانب خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔سال 2010-11ء کے دوران ریاست میں پھلوں کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے جو 2009-10ء میں 17.12 لاکھ میٹرک ٹن سے بڑھکر 2010-11 میں 20.50 لاکھ میٹرک ٹن تک جا پہنچی ہے۔

25 - نئ ٹیکنالوجی کا فیض ریاست کے کسانوں تک لے جانے کے سلسلے میں سنجیدہ کوششیں کی جارہی ہیں۔ بیجوں کو بدل دینے کے لئے ایک کوشش کی جارہی ہے تاکہ اسے قومی سطح کی 25 فیصد شرح کے مساوی کر دیا جائے۔حکومت اس برس پوری ریاست میں Automatic Weather Stations قائم کرنے کی تجویز رکھتی ہے۔اِس برس ریاست میں Support to State Extension Work Programme for Extension Reforms کے نام سے ایک سکیم شروع کی گئی ہے۔28 کِسان میلے اور 3 میگا کِسان میلے منظّم کئے گئے جن میں اس طبقہ سے وابستہ لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔زراعت کے شعبے میں نمایاں کارکردگی کے لئے کِسانوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

26 - فلاحی اقدام کے طور پر حکومت نے رواں مالی سال کے دوران Silkworm Rearers' Welfare Fund قائم کیا ہے جس کا مقصد اُن کسانوں کی مالی معاونت کرنا ہے جن کی پیداوار قدرتی آفات یا بیماری پھوٹ پڑنے سے متاثر ہوئی ہے۔سال 2009ء کے مقابلے

میں گذشتہ برس کے دوران غُنچہ ہائے ابریشم کی قیمتِ فروخت میں 50 فیصد سے 100 فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے۔

27 -ریاست کی Gross State Domestic Product میں پشوپالن شعبہ کا حصہ 11 فیصد رہا ہے۔سال 11-2010ء کے دوران ترقیاتی کاموں کو زیردست لیا گیا ہے جن میں ریاست کے بلاکوں اور تحصیل سطحوں پر ویٹرنری مراکز کی تعمیر اور درجہ بڑھانا شامل ہے۔علاوہ ازیں Dairy Entrepreneurship Development Schemes, Backyard Poultry Scheme,Mini - Sheep Farm Scheme, اور Integrated Development of Small Ruminants and Rabbits (IDSRR) زیرِعمل ہیں۔ ایک نئی سکیم یعنی National Animal Disease Reporting System (NADRS) بھی شروع کی جا رہی ہے۔

28 - فارم سیکٹر کے علاوہ حکومت بڑے اور چھوٹے پیمانے کے کارخانوں کو بڑھاوا دینے کے لئے ریاست کے تینوں خطوں

میں ایک نیا صنعتی ڈھانچہ تعمیر کر رہی ہے۔ اس ضمن میں کھادی ویلیج انڈسٹریز بورڈ نے 1073 یونٹ قائم کئے ہیں جن میں قریب قریب 5500 افراد کو روزگار دستیاب ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ ریاست کے صناعوں کو اپنی روایتی مصنوعات میں تنوع پیدا کرنے کے لئے تکنیکی اور ڈیزائن سازی کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ موجودہ 553 ہینڈی کرافٹ اور 100 ہینڈ لوم تربیتی مراکز کے ذریعے مختلف ہنروں میں وافر تعداد میں لوگوں کو تربیت دی گئی ہے۔ جبکہ 3507 ہینڈی کرافٹ صناعوں کو راجیو گاندھی شلپی سواستھا بیمہ یوجنا اور 7358 ہینڈ لوم بنکروں کو ہیلتھ انشورنس سکیم کے دائرے میں لایا گیا ہے۔

29 - ریاست میں اقتصادی سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کے لئے سیاحتی شعبہ میں بھاری امکانات موجود ہیں کیونکہ یہ شعبہ بالواسطہ اور بلاواسطہ روزگار کے مواقعے پیدا کرنے میں دور رس نتائج کا حامل ہے۔ میری حکومت سیاحت کو ترقی دینے کے لئے مختلف مرکزی اور

ریاستی سکیموں کے تحت بنیادی ڈھانچہ اور دیگر سہولیات پیدا کرنے کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ اِس ضمن میں اس سال 23 پروجیکٹ مکمل کئے جاچکے ہیں۔

30 - میری حکومت Heritage,Adventure,Pilgrim اور eco-tourism کو بڑھاوا دینے کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ جموں و کشمیر تحفظ آثار قدیمہ ایکٹ (J and K Ancient Monument Preservation Act) میں ترمیم کی گئی ہے۔ گزشتہ سال J and K Heritage Conservetion and Preservation Act وضع کیا گیا ہے جس کے تحت Heritage Conservation and Preservation اتھارٹی قائم کی جارہی ہے۔ مرکز نے 100 کروڑ روپے کی لاگت سے تین میگا پروجیکٹ منظور کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے جن میں Conservation of Heritage Circuit، ناگرنگر، سرینگر تا وٹلب، لداخ کو ایک روحانی مقام کے طور پر ترقی دینا اور مبارک منڈی کو محفوظ رکھنا شامل ہے۔

31 - حکومت گالف میدانوں اور ہیلی سکینگ (heli-skiing) جیسے مہم جویانہ سیاحت کو ترقی دینے پر سرگرمی سے غور کر رہی ہے۔اس ضمن میں ریاست میں مغل روڈ سے ہوتے ہوئے ایک ہمالین موٹر ریلی منظّم کی گئی تھی۔

32 - میری حکومت ریاست کے وسیع حیاتیاتی گونا گونیت اور تیزی سے روبہ زوال قدرتی وسائل کے تحفظ کو بھاری اہمیت دیتی ہے۔حکومت نے ایک نئی فارسٹ پالیسی منظور کی ہے جو جنگلات کی سبز دولت کے انتظام و انصرام نیز تحفظ کو سائنسی خطوط پر استوار کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ نئی فارسٹ پالیسی قدرتی وسائل کے تحفظ اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے علاوہ عمارتی لکڑی کے لئے ہماری گھریلو اور تجارتی ضروریات کو پورا کرنے میں بارآور ثابت ہوگی۔ ریاست میں مخصوص پانی کے وسائل کے تحفظ کے لئے ایک جامع تحفظاتی منصوبہ مرتب کیا گیا ہے۔جامع مینجمنٹ کاروائی منصوبہ کے تحت تیرہویں مالیاتی کمیشن میں جھیل وُلر کے تحفظ کے لئے 120 کروڑ روپے مختص کئے

گئے ہیں جن میں سے 30 کروڑ روپے سال 12-2011 کے لئے مخصوص رکھے گئے ہیں۔

33 - غربت کو دُور کرنا اور دیہی ترقی میری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنے، پیداواری اثاثے قائم کرنے، تکنیکی اور مختلف ہنروں کی تربیت نیز غریبوں کی آمدن بڑھانے کے لئے با اُجرت روزگار اور خود فراہمی روزگار کے کئی پروگرام روبہ عمل لائے جارہے ہیں۔ مہاتما گاندھی دیہی روزگار ضمانتی پروگرام، جس کے دائرے میں ریاست کے تمام اضلاع ہیں، کے تحت دسمبر 2010ء کے اختتام تک 35073 کام شروع کئے گئے جن میں سے 14986 کام مکمل کئے جاچکے ہیں اور 105.16 لاکھ ایامِ روزگار فراہم کئے گئے ہیں۔ اس سکیم کے تحت 7.57 لاکھ سے زیادہ کنبوں کو Job Card مہیا کئے گئے ہیں۔ رواں مالی سال کے لئے 498 کروڑ روپے کا لیبر بجٹ اب تک کا سب سے بڑا سالانہ بجٹ ہے۔

34- اِندرا آواس یوجنا کے تحت سال 11-2010ء کے دوران 12308 مکانات مکمل کئے گئے جن میں سے 8874 نئے مکانات تعمیر کئے گئے اور بقیہ 3434 مکانات کا درجہ بڑھایا گیا۔ سورن جینتی گرام روزگار یوجنا کے تحت 2203 سلف ہلپ گروپوں اور 2347 افراد کو معاشی سرگرمیوں کے لئے امداد مہیا کی گئی۔ دیہی علاقوں میں کُلہم Sanitation پروگرام کے تحت 63.04 کروڑ روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔

35 - شہری آبادی میں روز افزوں اضافے نے شہروں اور قصبوں میں رہنے والوں کی بلدیاتی سہولیات کے نظام پر کافی دباؤ بڑھا دیا ہے۔ عوام کو بہتر بلدیاتی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ترقیاتی منصوبے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ Jawahar Lal Nehru National Urban Renewal Mission کے تحت جموں اور سرینگر کے شہروں کے علاوہ دیگر چھوٹے قصبہ جات کو بنیادی ڈھانچہ مثلاً گندے پانی کا نکاس، سڑکوں کی تعمیر، بہم رسانی آب، کچرے کو ٹھکانے لگانا وغیرہ کے لئے 1227.23 کروڑ روپے کی لاگت کا پروجیکٹ

منظور کیا گیا ہے۔ Integrated Housing and Slum Development Programme کے تحت شہر کے غریب عوام کو بہتر رہائشی یونٹ فراہم کرنے کے علاوہ Integrated Low Cost Sanitation Schemes کے تحت سہولیات کے لئے پروجیکٹوں کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔

36 - حکومت شہری بلدیاتی اداروں کو بااختیار بنانے کے لئے وعدہ بند ہے۔ اِن اداروں کی کارکردگی میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لئے J&K Public Disclosure Act,2010 اور J&K Municipal Ombudsman Act,2010 منظور کئے گئے ہیں۔ حفظان صحت، گندے پانی کے نکاس اور کچرے کو اکٹھا کرنے اور ٹھکانے لگانے سے متعلق خدمات کو مربوط بنانے کا عمل شروع کیا گیا ہے۔

37 - میری حکومت نے آبی ذخائر کے تحفظ کے معاملے پر سنجیدگی سے غور کیا ہے ۔قدرت نے ہماری ریاست کو نعمتوں سے بدرجہ اُتم نوازا ہے۔ مرکزی سرکار نے ڈل اور نگین جھیلوں کے تحفظ کے

لئے 298.76 کروڑ روپے منظور کئے ہیں اور اِس کے علاوہ جھیل ڈل میں سکونت پذیر لوگوں کی بازآبادکاری کے لئے 356 کروڑ روپے کی اضافی امداد بھی منظور کی ہے۔

38 - جیسا کہ گذشتہ سال میں نے ذکر کیا تھا کہ ریاست جموں وکشمیر میں پاور سیکٹر جہاں بڑے چیلنج پیش کرتا ہے وہاں اِن چیلنجوں سے نبردآزما ہونے کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ ہماری ریاست کو قدرت نے پانی کے وسائل سے مالا مال کیا ہے جس سے تخمیناً 20,000 میگاواٹ بجلی پیدا ہونے کا اندازہ ہے اور اِس صلاحیت کے مقابلے میں 2460.20 میگاواٹ کو ہی اب تک بروئے کار لایا گیا ہے۔میری حکومت نے ایک حکمت عملی وضع کی ہے جس کے تحت سٹیٹ سیکٹر میں 3 پن بجلی پروجیکٹ قائم کرنے اور Joint Venture کے طور پر پروجیکٹوں کی عمل آوری کے لئے ایک طریقہ عمل قائم کرنے کے ساتھ ساتھ IPP کے طریقے سے BOOT کی بنیادوں پر پروجیکٹ تعمیر کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ گیارہویں اور بارہویں پنج سالہ منصوبوں کے دوران مجموعی

طور پر 6,000 میگاواٹ سے زیادہ صلاحیت کے پروجیکٹ شروع کیے جا رہے ہیں جن سے ریاست میں بجلی کی کلّہم صورتحال میں بہتری واقع ہوگی۔

39- جموں و کشمیر NHPC, SPDCاور PTCکے درمیان Memorandum of Understandingکے تحت دریائے چناب کے طاس میں 2,120 میگاواٹ صلاحیت کے تین پن بجلی پروجیکٹوں کو بڑھاوا دینے کے لئے ایک Joint Venture Company(JVC) تشکیل دینے کے لئے دسمبر 2010ء میں promoter's agreement پر دستخط کئے گئے۔ 690 میگاواٹ رتلی پن بجلی پروجیکٹ IPPکے تحت صاف وشفاف بولی کے ذریعے BOOTطریقہ عمل میں الاٹ کیا گیا ہے۔

40 - پاور سپلائی نظام کو زیادہ موثر بنانے کے لئے میری حکومت بجلی کی ترسیل و تقسیم سے متعلق مسائل کی طرف بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ ترسیل و تقسیم میں ہونے والے نقصانات کو کم کرنے کے لئے

Restructured Accelerated Power Development and Reform Programme کے تحت ایک سکیم کو منظوری ملی ہے جو ریاست کے 30 قصبہ جات میں جن کی آبادی 10,000 یا اس سے زیادہ ہو، 191.25 کروڑ روپے کی لاگت سے روبہ عمل لائی جائے گی۔ بجلی کی باقاعدگی میں معقولیت لانے اور اس کی مانگ سے نبرد آزما ہونے کے لئے جموں و کشمیر سٹیٹ بجلی ایکٹ 2010ء وضع کیا گیا ہے جو مرکزی بجلی ایکٹ کے عین مطابق ہے۔ علاوہ ازیں توانائی کے تحفظ کے لئے ایک نئے قانون پر غور کیا جارہا ہے۔

41 - میری حکومت ریاست میں بجلی کی مجموعی صورتحال کو بہتر بنانے کے سلسلے میں زبردست کوششیں کررہی ہے اور ایسے دیہات، بستیوں اور ناقابلِ رسائی دُور دراز علاقوں میں، جواب تک بجلی کی سہولیات سے محروم ہیں، میں توانائی کے غیر روایتی ذرائع کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔ 75 ایسی دیہی بستیوں جن میں گریز کے 27 دیہات بھی شامل ہیں، جہاں بجلی کی سہولیت دستیاب نہیں

ہے،کو 10,000 سولر لائٹس (Solar Lights) مہیا کی گئی ہیں۔اِس کے علاوہ ریاست کی ایسی 226 دیہی بستیوں کو جو بجلی کی سہولیت سے محروم ہیں، بجلی فراہم کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے ۔اِن مقامات پر 31000 سولر ہوم لائیٹنگ سسٹم مہیا کئے جارہے ہیں۔ دُوردراز دیہات کوبجلی فراہم کرنے کے پروگرام کے تحت 75 دیہات اور 531 بستیوں کی نسبت تجاویز کومنظور کیا گیا ہے۔ریاست کے گوجر اور بکروالوں کو 15150 سولر لال ٹین بھی مہیا کئے جارہے ہیں۔

42- حکومت عوام کومستقل بنیادوں پرصاف وشفاف پینے کا پانی مہیا کرنے کی غرض قابلِ عمل سکیمیں مرتب کرنے کے لئے سرگرمی سے کام کررہی ہے ۔اس مقصد کے حصول کے لئے سطح زمین، زیرِ زمین اور بارش کے پانی کو بروئے کار لایا جارہا ہے۔ریاست میں پینے کے پانی سے متعلق قومی دیہی پروگرام اور ریاستی شعبہ کے تحت کئی سکیمیں روبہ عمل لائی جارہی ہیں۔ زیرِتعمیر 823 واٹر سپلائی سکیموں کے علاوہ

320 نئی واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ عوام کو محفوظ پینے کا پانی مہیا کرنے کو یقینی بنانے کے لئے ریاست بھر میں ساٹھ WaterTesting Laboratories قائم کی جارہی ہیں۔ ریاست کے سبھی 22 اضلاع کو National Drinking Water Surveillance,Quality Monitoring and Testing Intervention جن میں IEC اور HRD سرگرمیاں بھی شامل ہیں، کے تحت Community Capacity Development کو پائیلٹ پروجیکٹ کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ وزیراعظم آفاتِ سماوی ریلیف فنڈ کے تحت کرگل لفٹ واٹر سپلائی سکیم اور لیہہ قصبہ کے لئے سیلاب سے متاثرہ لفٹ واٹر سپلائی سکیم کی ازسرنو تعمیر بالترتیب 6.94 کروڑ روپے اور 6.97 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کی گئی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 600 سے زیادہ بستیوں کو قابل استعمال پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے۔ جموں میں پینے کے پانی کی بڑھتی ہوئی مانگ سے طویل مدتی بنیادوں پر عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک جامع ڈرافٹ ماسٹر پلان مرتب کیا گیا ہے تاکہ دریائے

چناب کے پانی کو پینے کے مقاصد کے لئے بروئے کار لایا جاسکے۔ ریاست بھر میں تمام گھروں کے لئے صاف وشفاف پانی کو یقینی بنانے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔

43 - آبپاشی کے شعبہ میں سال 2010-11ء کے دوران کئی بڑی، درمیانہ درجہ اور چھوٹی سکیمیں مکمل کئے جانے کی توقع ہے۔ اِن سکیموں میں رفیع آباد لفٹ کنال، ڈڈی کنال اور نیو پرتاپ کنال شامل ہیں۔ رنبیر کنال کو 175.57 کروڑ روپے کی نظر ثانی شدہ لاگت سے جدید بنانے کا کام روبہ عمل لانے کو منظوری دی گئی ہے۔ دریائے راوی سے پانی کے حِصص کا بھرپور استفادہ کرنے کے لئے دوہرے مقاصد کا ایک پروجیکٹ مرتب کیا گیا ہے۔ یعنی اِس کے طفیل ایک تو ایک لاکھ ایکٹر کنڈی اراضی کو سیراب کرنے کی سہولیات دستیاب ہوں گی تو دوسری طرف اِس پانی کو بجلی پیدا کرنے کے لئے بھی استعمال میں لایا جائے گا۔ کٹھوعہ کنال مرحلہ دوم 35.96 کروڑ روپے کی لاگت سے جدید بنانے کا ایک نیا پروجیکٹ حکومت ہند کو AIBP کے تحت منظور کرنے کے لئے ارسال کیا گیا

ہے۔دریائے جہلم سے سیلابوں کے امکانی خطرات سے نپٹنے کے لئے ایک جامع پروجیکٹ رپورٹ مرتب کی گئی ہے۔اِس پروجیکٹ کا مرحلہ اوّل جس پر 97.22 کروڑ روپے کی لاگت آنے کا اندازہ ہے، پہلے ہی حکومت ہند کو منظوری کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔دریائے جہلم میں ڈرجینگ کا کام 25 برسوں کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔چھتہ بل کے مقام پر ویر دوبارہ تعمیر کیا جاچکا ہے تاکہ دریائی ٹرانسپورٹ کے لئے سہولت میسّر ہو اور دریا میں پانی کی سطح بلند ہوجائے۔دریائے توی کے آر پار گیٹ والا بیراج 70 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کرنے کو منظوری ملی ہے تاکہ بیلی چرانا کے نزدیک پانی تالاب کی شکل میں جمع رہے جس سے اِس علاقے میں حیاتیاتی سیاحت کو بڑھاوا ملے اور اس کے ساتھ ساتھ پانی کے ذخائر کی سطح برقرار رہے۔موضع کٹل بٹال سے سدھرہ پُل تک 15.66 کروڑ روپے کی لاگت سے حفاظتی کاموں (Protection Works) کے لئے حکومت ہند کے منصوبہ ساز کمیشن سے منظوری حاصل ہوئی ہے۔

44 - ایک نیا جامع قانون یعنی J&K Water Resources (Regulation and Management) Act, 2010 وضع کیا گیا ہے تا کہ ریاست میں آبی وسائل کے منصفانہ اور مناسب استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔ اِس ایکٹ کے تحت مختلف مقاصد کے لئے پانی کے استعمال پر نظر ثانی شدہ آبیانہ کی شرحیں منظور کی گئی ہیں اور اس طرح واٹر سیکٹر میں اصلاحات کی ابتداء کی گئی ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے تحت ایک سٹیٹ واٹر ریگولیٹری اتھارٹی قائم کی جارہی ہے ۔ نظر ثانی شدہ آبیانہ کی شرحوں پر عمل ہونے سے ریاست کو بالخصوص ہائیڈروالیکٹرک پروجیکٹ اتھارٹیوں سے سالانہ 900 کروڑ روپے کی آمدن حاصل ہونے کی توقع ہے۔

45 - دیہی سڑکوں کی تعمیر مرکز اور ریاستی حکومتوں کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ بھارت نرمان PMGSY مرحلہ ہفتم (vii) کے تحت 2239 کلومیٹر لمبائی کے 494 روڈ پروجیکٹ حکومت ہند نے منظور کئے ہیں جن پر 1463.20 کروڑ روپے کی لاگت آنے کا اندازہ ہے PMGSY مرحلہ ہشتم، حصہ اوّل اور دوم کے تحت 160 سکیمیں حکومت ہند کو منظوری کے لئے ارسال کی گئی

ہیں۔رواں مالی سال کے دوران 79 بستیوں میں کُل ملا کر
452 کلو میٹر کی 102 روڈ سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔
الغرض 11-2010ء کے دوران 1971.69 کلو میٹر لمبائی کی
سڑکوں پر تار کول یا میکڈم بچھایا گیا ہے اور 1813.36 کلو میٹر
لمبائی کی سڑکوں کو WBM درجہ تک مکمل کیا گیا ہے۔رواں مالی
سال کے دوران NABARD RIDF XVI کے
تحت 193 روڈ پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں جن کی تعمیر کے لئے
545.02 کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ریاست میں 68 پلوں
کی تعمیر مکمل کی جا چکی ہے اور مزید 35 پلوں کو رواں مالی سال کے
دوران مکمل کئے جانے کی توقع ہے۔

46- میری حکومت دور دراز اور نا قابل رسائی علاقوں کو، جو بھاری برف
باری کی وجہ سے موسم سرما میں منقطع رہتے ہیں، ہیلی کوا پٹر
(MI-17) سروس کے ذریعے جوڑنے کی تجویز رکھتی ہے۔ یہ
مسّرت کا مقام ہے کہ مرکزی حکومت نے اِس غرض کے لئے کرگل
ائرپورٹ کے موجودہ رن وے کو وسعت دینے کی غرض سے
پروجیکٹ کو روبہ عمل لانے کے لئے آمادگی کا اظہار کیا ہے تاکہ اسے

تجارتی ائر لائینز کے ذریعے بڑے طیاروں کی پرواز کیلئے موزوں بنایا جائے۔

47 - حکومت عوام کو ایلوپیتھی اور دیگر طریقوں سے مثلاً ہوموپیتھی ائر ویدک اور یونانی طریقہ علاج کے ذریعے علاج ومعالجہ کی بہتر خدمات بہم پہنچانے کی وعدہ بند ہے۔رواں مالی سال کے دوران تقریباً 19 ہسپتال کمپلیکس مکمل کئے جاچکے ہیں جنہیں چالو بھی کیا گیا ہے۔سپر سپیشلٹی (Super Speciality) ہسپتال جموں، ٹراما ٹالوجی انسٹچیوٹ سرینگر، گورنمنٹ میڈیکل کالج جموں میں شعبہ Psychiatry بلاک اور لل دید ہسپتال سرینگر میں 200 بستروں والے اضافی بلاک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔علاوہ ازیں جموں اور سرینگر میں سپر سپیشلٹی (Super Speciality) اور دیگر منسلکہ ہسپتالوں میں فیکلٹی ڈاکٹروں اور نیم طبی عملہ کی 4124 اسامیاں معرض وجود میں لائی گئی ہیں۔

48 - دیہی علاقوں میں علاج ومعالجہ کی سہولیات کو توسیع دینے کے لئے 38 پرائمری ہیلتھ سنٹر چالو کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ

حاملہ عورتوں کو ایمرجنسی زچگی نگہداشت بہم پہنچانے کے لئے First Referral Units کے طور پر 12 کمیونٹی ہیلتھ سینٹر (CHCs) کام کررہے ہیں۔ نیشنل رورل ہیلتھ مشن کے تحت عنقریب 25 Critical Care ایمبولینس حاصل کی جارہی ہیں اور مختلف ضلع ہسپتالوں میں CT Scan مشینیں نصب کی جارہی ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران NHRM کے تحت 50 ایمبولینس بھی حاصل کی جارہی ہیں تاکہ ریفرل ٹرانسپورٹ خدمات کو بہتر بنایا جائے۔ شعبہ صحت میں طبی اور نیم طبی عملہ کی 2279 اسامیاں معرضِ وجود میں لائی گئی ہیں۔

49 - معیاری تعلیم مہیا کرکے بچوں کی ہر پہلو سے بہتر نشو ونما ہو اِس سلسلے میں میری حکومت کے پاس ایک لائحہ عمل ہے۔ مختلف Flagship پروگراموں کے طفیل سرکاری سکولوں میں بچوں کی تعداد سال 2004-05ء میں 14.5 لاکھ سے بڑھ کر سال 2010-11ء میں 16.60 لاکھ تک جا پہنچی ہے یعنی اس میں 14.48 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ سرو شکھشیا ابھیان کو روبہ عمل لانے کے لئے 440 کروڑ روپے کا ریاستی حصص (جس میں تیرہویں مالی کمیشن کے 80 کروڑ

روپے بھی شامل ہیں) فراہم کیا جا چکا ہے۔اس طرح RMSA کے تحت 61.51 کروڑ روپے منظور کئے جا چکے ہیں۔ریاست میں 23167 سرکاری سکولوں، EGS 5986 مراکز (جن میں سے 5876 کو پرائمری سکولوں میں تبدیل کیا گیا ہے) کے علاوہ 78 KGBVS ,563 ماڈل کلسٹر سکول اور 454 Computer Aided Learning مراکز سرگرم عمل ہیں۔ تعلیمی لحاظ سے پسماندہ بلاکوں میں 19 ماڈل سکول اور مساوی تعداد میں گرلز ہوسٹل منظور کئے جا چکے ہیں۔ جب کہ 69 مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دیا گیا ہے۔وادی میں گذشتہ موسم گرما کے انتشار کے باوجود انٹرنل اور ایکسٹرنل امتحانات وقت پر منعقد کئے گئے اور نتائج کا اعلان بھی وقت پر کیا گیا۔20 اضلاع میں تعلیم بالغاں کے تحت، ساکشر بھارت مشن پروگرام (Sakshar Bharat Mission Programme) شروع کیا گیا ہے جس کے تحت بالغ خواتین خواندگی پر زور دیا جائے گا۔

50 - اعلیٰ تعلیمی شعبہ میں 72 کالج قائم کئے گئے ہیں جن میں سے گیارہ کالج لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں ۔ مرکزی حکومت نے ریاست

میں ڈگری کالجوں کے لئے بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنے کے لئے 40 کروڑ روپے کی خصوصی منصوبہ جاتی امداد واگذار کی ہے۔ PMRP مرحلہ اوّل کے تحت 14 کالج عمارتوں کی تعمیر کا کام ہاتھ میں لیا گیا ہے جن میں سے 11 عمارتوں کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے اور باقی تین عمارتوں کا کام رواں مالی سال کے آخر تک مکمل ہوگا۔ رواں مالی سال کے دوران PMRP مرحلہ دوم کے تحت 8 اور سٹیٹ سیکٹر کے تحت 5 کالج عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ریاست میں رام بن، بلاور، اُوڑی اور بیج بہاڑہ کے لئے 4 کالجوں کو منظوری دی ہے۔

51 - کھیل کود کو فروغ دینے کی غرض سے ریاست میں کھیل کود کے ڈھانچے کو مستحکم بنانے اور اسے ترقی دینے کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ شیر کشمیر انڈور اسٹیڈیم اور مولانا آزاد میموریل (MAM) اسٹیڈیم جموں کو سپورٹس کی جدید سہولیات سے آراستہ کیا جارہا ہے۔

52 - میری حکومت خواتین کو با اختیار بنانے کی وعدہ بند ہے جو ریاست کی معاشی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔خواتین کی تندرستی، دیہات کے لئے بنیادی ڈھانچہ، دیہی ماحولیات، خواتین کی اقتصادی وسیاسی خود اختیاری اور جامع اقتصادی پالیسی ایسے شعبے ہیں جن پر توجہ دینے کے لئے Training Cum Workshops کی طرف بھرپور توجہ دی جارہی ہے۔خواتین کوکسی بھی قسم کے تشدد سے محفوظ رکھنے کی غرض سے Jammu and Kashmir Protection of Women from Domestic Violence Act-2010 وضع کیا گیا ہے۔سماج کے مختلف کمزور طبقوں کی فلاح وبہبود کے لئے مشاورتی بورڈ قائم کئے گئے ہیں۔خواتین میں خود انحصاری پیدا کرنے اور اقتصادی اعتبار سے آزاد بنانے کے لئے State Women Development Corporation بھی مختلف ہنروں میں ہنرمندی کو بڑھاوا دینے کے علاوہ قرضہ جات کی مختلف سکیموں کوروبہ عمل لارہی ہے۔

53 - حکومت سماج کے پچھڑے ہوئے اور کم مراعات یافتہ طبقوں کو درپیش مسائل سے بخوبی واقف ہے۔ درجہ فہرست ذاتوں، درجہ فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقوں، پہاڑی بولنے والے لوگوں، بیواؤں، یتیموں، جسمانی طور ناکارہ افراد، عمر رسیدہ اشخاص، معذوروں اور ملی ٹینسی سے متاثرہ افراد کی طرف میری حکومت نے ترقیاتی حکمت عملی میں خصوصی توجہ دی ہے۔ سالانہ منصوبہ 2010-11ء کے تحت مختلف سکیموں پر جن میں Integrated Social Security Scheme, National Social Assistance Programme اور Contributory Social Security Scheme بھی شامل ہیں، 83.63 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ ICDS سکیم کے تحت 25251 مراکز پورے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آنگن واڑی ورکروں اور آنگن واڑی ہیلپروں کے حق میں مشاہرہ کو بڑھانے کی دیرینہ مانگ بھی پوری کردی گئی ہے۔

54 - بیواؤں، یتیموں، معذوروں، عمر رسیدہ افراد (ملی ٹینسی سے متاثرین) کی بازآبادکاری سے متعلق کونسل نے اب تک 3515 بیواؤں،

2060 عمر رسیدہ افراد 783 معذوروں کے حق میں پنشن مہیا کرنے کے علاوہ 11 جوان بیواؤں اور نوجوان لڑکیوں کی شادی کے لئے معاونت کی ہے۔ یتیموں، ناداروں اور بے بس بچوں کے مسائل سے نپٹنے کے لئے ایک غیر سرکاری تنظیم Save the Children کے اشتراک سے ایک پالیسی مرتب کی جارہی ہے۔ حکومت حقوقِ اطفال ایکٹ (Child Rights Act) کے تحت ایک کمیشن کے قیام کی تجویز بھی رکھتی ہے۔ بزرگ شہریوں اور جسمانی طور پر ناخیز افراد کے لئے ایک حکمت عملی حکومت کے زیر غور ہے۔

55 - ریاست میں عوامی تقسیم کاری نظام میں معقولیت پیدا کی گئی ہے اور صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اضافی اجناس کا بندوبست کیا گیا ہے۔ گذشتہ موسم گرما کے دوران وادی میں افراتفری کے باوجود عوام کو اناج کی فراہمی یقینی بنائی گئی حتیٰ کہ سرینگر میں بچوں کے لئے دودھ وغیرہ بھی تقسیم کیا گیا۔ لداخ کے سیلاب زدگان کو گذشتہ سال اگست اور ستمبر مہینوں کے لئے مُفت راشن فراہم کیا گیا۔

56- ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لئے ایک جامع e - Governance نظام قائم کرنے کے تحت 8 اضلاع میں موٹر وہیکل ڈیپارٹمنٹ کو Computerize کیا گیا ہے اور 6 اضلاع میں یہ کام سرعت سے جاری ہے۔ بقیہ 8 اضلاع کو تیسرے مرحلے میں اِس پروگرام کے دائرے میں لایا جائے گا۔ حکومت ٹیکس چوری پر قابو پانے کے لئے High Security Registration Plates متعارف کرانے کی تجویز رکھتی ہے۔ تجارتی مسافر گاڑیوں کے ذریعے سڑک حادثات میں ہلاک یا زخمی ہوئے افراد کے لواحقین یا قانونی ورثاء کی فلاح و بہبود کے لئے موٹر وہیکلز ڈیپارٹمنٹ میں Passenger Welfare Fund قائم کیا گیا ہے۔

57- ملازمین کی فلاح میری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ شدید مالی دُشواریوں کے باوجود قریب 4 لاکھ ملازمین کے حق میں چھٹے تنخواہ کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد کیا گیا اور یکم جنوری 2010ء یا اُس کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کرنے والوں کو نئی پنشن سکیم کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ پنشن کے لئے زیادہ سے زیادہ مدتِ

ملازمت 33 سال سے گھٹا کر اب صرف 28 سال کردی گئی ہے۔اِس اقدام سے ان ملازمین کو راحت ملی ہے جو پنشن کے لئے 33 سال کی لازمی ملازمت مکمل کرنے سے قاصر تھے۔تنخواہوں میں تفاوت کا مسئلہ حل کیا گیا ہے۔پبلک سیکٹر یونٹس کے کولا(COLA) کو مہنگائی بھتہ میں تبدیل کرنے کی دیرینہ مانگ پوری کی گئی ہے۔ہاؤس رینٹ الاؤنس(HRA) میں بھی سال رواں کے دوران 2.5% کا اضافہ کیا گیا۔حکومت نے رضاکارانہ سبکدوشی (Voluntary Retirement)اور Golden Hand Shake Scheme پر بھی نظر ثانی کی تاکہ اُن کو مزید ملازم دوست بنایا جائے اور ریاست کے پبلک سیکٹر یونٹوں کی افادیت میں اضافہ کیا جائے۔

Jammu and Kashmir Civil Services (Special Provisions) Act,2010 کو منظور کیا گیا ہے جس میں ایسے ملازمین کو باقاعدہ بنانے کی توضع کی گئی ہے جن کی تقرری ایڈہاک یا کنٹریکچول یا Consolidated بنیادوں پر ہوئی ہے۔

اِن ملازمین کو باقاعدہ بنانے کا معاملہ اگرچہ اس مقصد کے لئے مقرر کی گئی ایک اعلیٰ اختیار والی کمیٹی کے سامنے زیرالتواء ہے تاہم انہیں اپنی ملازمت میں بدستور رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔ملازمین کو چھٹے تنخواہ کمیشن بقایاجات ادا کرنے کی غرض سے ایک موثر لائحہ عمل وضع کیا گیا ہے۔

58 - میری حکومت سرکاری ملازمین کے دوسرے مطالبات سے پوری طرح باخبر ہے جن پر ملازمین انجمنوں کے نمائندوں کے ساتھ باضابطہ گفت وشنید ہوگی تاکہ اُن کے بارے میں قابل عمل حل نکالا جاسکے۔ اگرچہ ملازمین کے مفادات کو فروغ دینے کے لئے ہر مناسب اقدام کئے جارہے ہیں تاہم اُن سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرائض تندہی سے انجام دیں گے اور ریاست کے عوام کو بہتر سے بہتر خدمات فراہم کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں گے۔ میری حکومت اس واضح پالیسی پر بدستور کاربند رہے گی کہ ایماندار، محنتی اور جفاکش ملازمین کی حوصلہ افزائی ہو اور بہ ایں ہمہ نااہل اور بددیانت ملازمین کے ساتھ موثر طریقے سے نپٹا جائے۔

59 ۔معزز ممبران ! جموں کشمیر کو مستحکم اور خوشحال ریاست کے طور پر تعمیر کرنے میں حکومت اسی ویژن (Vision) کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے جس کا تصور شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے 1930ء میں پیش کیا تھا۔انہوں نے یہاں کے عوام کو تعلیم ،سڑکیں،ٹرانسپورٹ اور صحت عامہ جیسی بنیادی سہولیات ترجیحی بنیادوں پر فراہم کرنے کے لئے ''نیا کشمیر'' پروگرام کو ایک لائحہ عمل کے طور پر اختیار کیا تھا۔مجھے یقین ہے کہ موجودہ سرکار جناب عمر عبداللہ کی سربراہی میں اپنے دادا کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کرے گی۔اس عظیم ریاست کے مستقبل کے تراش خراش میں تمام خطوں کے عوام کو کافی عمل دخل حاصل ہے۔میری حکومت ہر محاذ پر ریاست کی تیز تر ترقی کو یقینی بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو اور تیز کرے گی۔

60-میں نے ماضی میں کئی موقعوں پر ذکر کیا ہے کہ ریاست کو امن وآشتی، ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے حکومت نیز حزب مخالف کے علاوہ تمام مذہبی،ثقافتی اور سماجی تنظیموں کو کندھے

سے کندھا مِلا کر کام کرنا ہوگا۔ جموں و کشمیر کو مضبوط ، مستحکم اور خوشحال ریاست بنانے کے لئے ہم سب کو حکومت کی کوششوں کو ایک جُٹ ہو کر حمایت کرنی چاہئے تا کہ ہماری ریاست دوسری ریاستوں کی ہم سری کر سکے اور پورے ملک کے لئے ایک ماڈل کے طور پر اُبھر کر سامنے آجائے۔

61 - مجھے امید ہے کہ میرا یہ خطبہ ریاست کو درپیش تمام اہم مسائل پر بامعنی بحث و مباحثہ کے لئے ایک نقطہ آغاز کا کام کرے گا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ پالیسیوں اور پروگراموں کا حقیقت پسندانہ جائزہ پورے انتظامیہ کو نئی جہت اور افادیت بخشنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔ میری خواہش ہے کہ قانون سازیہ کے دونوں ایوانوں کے معزز ممبران اپنے مباحثہ کو بہ احسن تکمیل تک پہنچائیں۔

جے ہند